© rasailojaraid.com

تھے کہ کارخانہ دار کی شرائط پر کام کریں، کیوں کہ کام نہ کرنے کی صورت میں ان کا جینا محال تھا۔ ان کے پاس اتنی رقم بھی نہ تھی کہ ایک دن ہی فاقے سے بچ سکیں۔ دوسری طرف کارخانہ دار اتنی دولت کا مالک تھا کہ وہ دوسال بھی کارخانہ نہ چلائے تو اللے تللے سے رہ سکتا تھا۔ مزدور کی اس مجبوری سے سرمایہ دار نے خوب فائدہ اُٹھایا۔ بالآخر مزدوروں کے اندر اس ظلم کے خلاف لہر اُٹھی اور انھوں نے متحد ہوکر آواز بلند کی تو سرمایہ دار کو اس متحدہ قوت کے سامنے جھکنا اور مزدوروں کے انسانی حقوق تسلیم کرنا پڑے۔ ایک مدت کی جدوجہد کے بعد یورپ میں مزدور اور کارخانہ دار کے تعلقات خوش گوار مرحلے میں داخل ہوئے ہیں۔

اب سوال کے اصل نکتے کی طرف آتا ہوں، یعنی کیا مزدور کا اُجرت کے علاوہ نفع میں بھی حصّہ ہے؟ اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ مزدور کو جو اُجرت ملتی ہے وہ دراصل نفع ہی کا ایک حصّہ ہوتی ہے۔ اب ضروری نہیں کہ وہ نفع میں اس کی نسبت کے عین مطابق ہو۔ چونکہ مزدور کو اپنی گزراوقات کے لیے ایک ماہانہ رقم کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے وہ رقم اسے تنخواہ کی صورت میں مل جاتی ہے، لیکن زائد منافع اس کا محفوظ رہتا ہے جو سال چھے مہینے میں پورا حساب لگانے کے بعد اسے بونس کی شکل میں ملنا چاہیے۔ (سیّد ابوالاعلیٰ مودودی)

مزدور نقصان کا ذمہ دار کیوں نہیں؟

سوال: جب مزدور منافع میں شریک ہونے کا دعوے دار ہے تو کیا یہ ضروری نہیں کہ اسے نقصان میں بھی برابر کا شریک ٹھیرایا جائے؟

جواب: 'شرکت' اور 'مضاربت' دو مختلف اصطلاحیں ہیں۔ 'شرکت' اسے کہتے ہیں کہ ایک آدمی کسی کاروبار میں اپنے سرمایے کے ساتھ شریک ہو۔ ایسی صورت میں کاروبار میں ہونے والے نفع اور نقصان میں دونوں حصّہ دار قرار پاتے ہیں۔ اور 'مضاربت' اسے کہتے ہیں کہ ایک آدمی کسی کاروبار میں محض اپنی محنت کے ساتھ شریک ہوتا ہے اور محنت کے صلے میں وہ اس کاروبار سے نفع حاصل کرتا ہے، مگر وہ اس کاروبار میں ہونے والے کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ ایک مزدور اور کارخانہ دار کے درمیان یہی 'مضاربت' کا تعلق ہے، جس میں نقصان کی زد اس پر نہیں پڑتی۔ (سیّد ابوالاعلیٰ مودودی)

© rasailojaraid.com